جناب ابو محمد عبد العزیز رحمانی قسط (۳) آخری

فضائل صحابہ کرام رض

"والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی اللہ عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنت تجری من تحتها الانهار خلدين فيها ابدا ط ذالك الفوز العظيم" (پ۱۱، التوبہ ع: ۱۳)

اس آیۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب اور مراتب درجہ وار بیان فرمائے ہیں۔ اول مہاجرین، دوم انصار اور سوم تابعین!

شیعہ مجتہد ملا فتح اللہ کاشانی لکھتے ہیں:

"مہاجرین مراد آنانکہ از مکہ ہجرت کردند بر عامہ مومناں بہر ایمان و بدو قبلہ با پیغمبر صلعم نماز گزارند" (تفسیر خلاصۃ المنہج الصادقین)

"انصار مراد آنانکہ ساکنان مدینہ اند واہل مکہ را یاری کنند" (ایضاً)

"تابعین مراد آنانکہ متابعت کردند سابقاں را با یمان وطاعت مراد صحابہ اند از بقیہ مہاجرین وانصار کہ پیروی کردہ اند۔ گویند ہر کہ متابعت ایشاں کند تا قیامت از زمرہ تابعاں ہست" (ایضاً)

آیۂ مذکورہ میں واضح طور پر ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہر سہ گروہ (مہاجرین، انصار، تابعین) پر نہ صرف اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا (رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ) بلکہ موت کے بعد ان سے جنت الفردوس کا وعدہ بھی فرمایا:

"رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعد لہم جنت تجری من تحتها الانہر خالدین فیہا ابدا" ۔ الخ

کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے ، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔

پھر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا :

"ذالک الفوز العظیم"

کہ یہ (کوئی معمولی بات نہیں ، بلکہ) بہت بڑی کامیابی ہے ۔

شیعہ دوست اگر انصاف سے کام لیں یا کم ازکم اپنے ہی شیعہ مفسرین کی تفسیروں کو نہ جھٹلائیں تو انہیں اصحاب ثلاثہ اور دیگر تمام صحابہ کے محاسن اور فضائل کا معترف ہونا پڑے گا ، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ ؂

رضی اللہ عنہم از سوی حق ۔۔۔ ہے ایشاں بشارت مطلق
ورضوا عنہ منصب ایشاں ۔۔۔ برتر اند از ہمہ رضا کیشاں
چوں ہمہ مرضی خدا بودند ۔۔۔ چہ غم از عمرو زید نہ پسندند

ملا عبدالجلیل قزوینی اپنی کتاب نقض الفضائح میں لکھتے ہیں :

" اما ثنائے خلفائے راشدین پس بر آں انکار نیست کہ بزرگانند از مہاجرین . .

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان الخ"

حضرت امام ابن تیمیہؒ منہاج السنۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

" فالسابقون هم الذين انفقوا من قبل الفتح وقاتلوا فيهم ودخل فيهم اهل بيعت الرضوان واول من سبق الى الاسلام من الرجال ابوبكر ومن النساء خديجة ومن الصبيان على ومن الموالى زيد" الخ

امام جعفر صادق فرماتے ہیں :

" فبدا بالمهاجرين الاولين على درجة سبقهم ثم ثلث بالتابعين باحسان فوضع كل قوم على قدر درجاتهم ومنازلهم عنده ثم رضى الله عنهم يقول

طاعتهم وانتصار اعمالهم ورضوا عنه بما نالوا من نعمة الدانية والاخروية»

(تفسیر صافی ص۱۹۸)

امام جعفر صادق کا یہ ارشادِ گرامی شہادت دے رہا ہے کہ اصحاب ثلاثہ ان اوصافِ حسنہ و فضائل و مناقب عالیہ کے ساتھ موصوف ہیں جو مہاجرین اولین کے لئے آیت مبارک میں بیان کئے گئے ہیں —— خلفائے عظام کے مراتب علیا سے کون انکار کرسکتا ہے، وہی بدبخت جسے ایمان کی ضرورت نہ ہو۔

اعتراض:

آیۂ مذکورہ میں خلفائے ثلاثہ کا نام لے کر ذکر نہیں کیا گیا۔ اس لئے ان کی نفیلت کا انکار، آیت کا انکار یا قرآن مجید کا انکار نہیں!

الجواب:

اس اعتراض کا جواب ہم امام جعفر صادق ہی سے نقل کرتے ہیں:

"روى الباقر عليه السلام انه قال لجماعة خاضوا في ابوبكر وعمر وعثمان قدم اليه نفر من اهل العراق فقالوا في ابوبكر وعمر وعثمان فلمّا فرغوا من كلامهم قال لهم الا تخبروني انتم المهاجرون الاولون الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا، و ينصرون الله ورسوله اولٰئك هم الصادقون، قالوا لا- قال فانتم الذين تبوؤا الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم ولا يجدون في صدورهم حاجة مما اوتوا ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة قالوا لا- قال اما انتم قد تبرأتم ان تكونوا من احد هٰذين الفريقين وانا اشهد انكم لستم من الذين قال الله فيهم والذين جاءوا من بعدهم يقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك رؤف رحيم قال اخرجوا عني الخ" (کشف الغمة عن احوال الائمة، ص۱۹۹)۔

امام صاحب نہایت خفا ہوگئے اور غصہ میں آکر فرمایا:

"اخرجوا عنی"

کہ میری مجلس سے نکل جاؤ اور انہیں بد دعا دی کہ خدا تمہیں ذلیل و خوار کرے۔

اعتراض:

اللہ تعالٰے نے ان مہاجرین و انصار کی تعریف کی ہے جنہوں نے خالص خداوند قدوس کے لئے ہجرت اور نصرت کی، نہ کہ ان کی جنہوں نے دنیاوی طمع و لالچ کے لئے ہجرت کی۔

الجواب:

۱۔ یہ اعتراض کوئی عقل کا اندھا ہی کر سکتا ہے، یا وہ شخص کر سکتا ہے جو دیانت، شرافت اور ایمان سے خالی ہو۔ کیونکہ جب مہاجرین نے ہجرت کی اور انصار نے ان کی نصرت کی، اس وقت مسلمانوں کے پاس دنیاوی دولت تھی کہاں جس کا وہ طمع و لالچ کرتے۔ کیا مدینہ منورہ سے انہیں کسی خزانے یا دفینے کے نکلنے کی اطلاع ملی تھی جس کو لوٹنے یا اس پر قبضہ کرنے کے لئے وہ مدینہ تشریف لے گئے تھے؟ یا انصار نے جو مہاجرین کی خاطر مدارات کی، ان کو اپنے پاس ٹھہرایا، رہنے کے لئے ان کو جگہ دی، حتیٰ کہ ان کو اپنے کاروبار میں شریک کر لیا تو یہ کیا اس امید پر کہ . . . مہاجرین اپنے ساتھ بہت سا مالِ و منال اور سونا چاندی لے کر آرہے ہیں اور اس میں وہ حصہ دار بن سکیں گے؟ کیا مسلمانوں کے اُس وقت کے حالات میں ایسی فضول اور واہیات باتوں کے تصور کی بھی گنجائش تھی جبکہ وہ نانِ جویں تک کے محتاج تھے؟

۲۔ اگر مہاجرین کا گھر بار چھوڑ دینا اللہ کی رضا کے لئے نہ تھا بلکہ دنیاوی حرص و طمع ان کے پیشِ نظر تھی تو اللہ تعالیٰ جو علیم بذات الصدور ہیں ان کے اس فعل کو ہجرت کا نام نہ دیتے۔ اسی طرح انصار بھی نصرتِ مہاجرین کی وجہ سے انصار نہ کہلائے جاتے بلکہ ان کا نام کچھ اور ہوتا ——— "من المهاجرین والانصار" کے الفاظ ان کی نیک نیتی پر شاہد اور دال ہیں۔

قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت بھی اس حقیقت کا بین ثبوت ہے:

"الذین اخرجوا من دیارهم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا الله" (پ۱۷، الحج ع ۶)

یعنی وہ لوگ جو صرف اس لئے گھروں سے نکالے گئے کہ انہوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب

اللہ ہے "

معلوم ہوا کہ مہاجرین کی ہجرت کا باعث سوا اس کے کوئی دوسرا نہ تھا کہ کفار اور مشرکین انکے اسلام لانے کی وجہ سے ان کے دشمن ہو گئے اور انہیں اذیتیں دینے لگ گئے تھے۔

اور اگر آپ یہ کہیں کہ صحابہ میں سے بعض کی ہجرت و نصرت خالصتًا اللہ کے لئے تھی اور بعض کی دنیاوی حرص و طمع کے لئے۔ تو جواب میں ہم عرض کریں گے کہ ذرا یہ فرما دیجئے، وہ کون کون لوگ تھے اور ان کی تعداد کتنی تھی؟ ہاں اس بات کا خیال رہے کہ اپنے تین چار مفروضہ بزرگوں کا نام نہ لینا ورنہ یہ سودا مہنگا پڑے گا۔

مہاجرین کی ہجرت فی سبیل اللہ کے بعد انصار کی نصرت فی سبیل اللہ کا ثبوت بھی قرآنِ مجید فرقانِ حمید ہی کی زبان سے سنئے:

"والذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا اولئک ھم المومنون حقا لھم مغفرۃ ورزق کریم" (پ۱۰ الانفال ع ۱)

کہ "وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی . . اور وہ لوگ جنہوں نے ان مہاجرین کو جگہ دی اور ان کی (ہر طرح سے) مدد کی، سبھی سچے مومن ہیں، ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے"

شیعو! خدائے عز وجل کا فرمان نہیں مانتے، نہ مانو، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں سنتے، نہ سنو، لیکن اپنے مذہب کی کتابوں کو تو مانو، اپنے مفسرین کی تو سنو، تفسیر مجمع البیان میں لکھا ہے:

". . الذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ ای صدقوا اللہ ورسولہ وھاجروا من دیارھم واوطانھم یعنی من مکۃ الی المدینۃ وجاھدوا مع ذالک فی اعلاء دین اللہ والذین آووا ونصروا ای ضموھم ونصروا للنبی اولئک ھم المؤمنون حقا ای اولئک الذین حققوا ایمانھم بالھجرۃ والنصرۃ ورزق کریم" (تفسیر مجمع البیان ص۷۵۲، طبرسی)

علامہ الحافظ عماد الدین دمشقی تفسیر ابن کثیر کا ارشاد و تحقیق سنئے:

"فقد اخبر اللہ العظیم انہ قد رضی اللہ عن السابقین الاولین من

المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان . . . وافضلهم الصديق الاكبر والخليفة الاعظم ابابكر بن ابی قحافة" الخ (تفسیر ابن کثیر جلد ۲، ص ۳۸۴)

تعجب ثم تعجب ہے جن لوگوں کی ایمانی تابانیوں نے سمندروں کی گہرائیوں، پہاڑوں کی بلندیوں، بیابان جنگلوں اور سنسان جزیروں تک میں اسلام کے انوار چمکا دیئے، آج ایک بدبخت عیب جو قوم، جستجوئے محاسن کی بجائے، ان کے عیب تلاش کرنے میں مشغول ومصروف ہے خداوند تعالیٰ ان کی تصدیق کرے اور یہ ان کی تکذیب کریں، اللہ تعالیٰ ان کو اچھا کہے اور یہ ان کو برا کہیں، رب ذوالجلال فرمائے کہ میں ان سے راضی اور وہ مجھ سے راضی، اور یہ ان پر سب وشتم کو جزو ایمان خیال کریں، صاف ظاہر ہے کہ ان بزرگوں کا تو یہ کچھ نہ بگاڑ سکیں گے لیکن اپنے لئے یہ جہنم کا سامان ضرور خرید رہے ہیں، ان کا ایمان بھی برباد ہوگا اور دین و دنیا کی رسوائیاں بھی ان کا مقدر ہوں گی ؎

شور بختاں بآرزو خواہند مقبلاں را زوالِ نعمت وجاہ

ان کی ان مذموم حرکتوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رفعت وعظمت ذرہ برابر متاثر نہیں ہو سکتی کیونکہ آسمان پہ تھوکا منہ پر ہی گرتا ہے ؎

چراغے را کہ ایزد برفروزد گر کسے پف کند ریشش بسوزد